۷۸۶

بفضلہ تعالیٰ رسالہ منظوم دافع غفلت مسمّٰی بہ

عبرت کی مربند

از تالیفات مولوی محمد عبد الرحمن خان کلیانی

سوپرنٹنڈنٹ پولس و جج اودیپور ملک میواڑ

۲۰ اگست ۱۸۸۵ء کو

مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم مراد آباد میں باہتمام

محمد مجتبیٰ علی چھاپا گیا

سبب تالیف

۱۸۵۷ء کے غدر مین دہلی کی بربادی سے طالب علمی مین ہرج آنے پر مین وارد کلیانہ ہوا اور بھائی بندون اور رشتہ دارون کو انواع و اقسام شرک و بدعت اور شادی غمی کی خلاف شرع رسومکی پابندی کے سبب بیجا اصراف مین زیر باری سے آلودہ پایا اس لئے بذریعہ وعظ و نصیحت بہت سے امورات شرک و بدعت وغیرہ منہیات جنکا منشا ظاہر او دشوار تھا موقوف کئے اکثر دیہاتی جہالت سے علاوہ ارتکاب امور شرک اور بدعت کے فخر مال اور نسب او ر آپس مین خفیف باتونکی تکرار اور ہر کام کی ریاکاری مین مبتلا ہوتے ہین انکی بھی مذمت شامل ہدایت رہی اس اثنا مین رمضان ختم ہونے اور عید الفطر آنے سے سرسری طور پر یہ رسالہ رد بدعت بنایا کہ بعد نماز عید بہ آواز بلند سبکو سنایا جاوے شاید موثر ہو

لہ کلیانہ آبہو گہر گی پرانی آبادی قریب چرخی دادری مین مسلمان شیخ - سید - مغل - پٹھان رہتے ہین - ان چارون قوم کی آپس مین رشتہ داری ہے مصنف رسالہ ہذا کا یہی وطن ہے - ۱۲

چنانچہ اس کے سنانے سے بڑا اثر ہوا بہت سی برائیون سے لوگ تائب ہوئے
آیندہ نکرنے کے عہدنامے آپس مین لکھے گئے ۱۸۵۹ء مین چند کتابین علم
معقول مین مثل ہیئت مین کتاب **نظارۂ عالم** اور علم فلسفہ مین
رسالہ **اسرار قدرت** اور علم الہی مین رسالہ جلوۂ کائنات
اور علم تاریخ مین اپنی سوانح عمری ۱۸۴۲ء سے ۱۸۵۹ء تک کی کتاب
اور علم مناظرہ مین رسالہ مباحثہ **مختلف المذاہب** تصنیف کرکے
چھپوائے بعض سامعین وعظ کی درخواست سے یہ نظم رسالہ بھی چھپوایا اسکے
بنانے مین شاعری کا لحاظ نہ کیا عام لوگون کی سمجھ کے موافق ایک حدیث کی
شرح گانون کے اعزہ واقربا کے متنبہ ہونے کے لئے اونہین کے درشت
محاورہ مین لکھی گئی ۔

خادم قوم
عبد الرحمن خان ۲۰ مئی ۱۸۵۹ء

۱۹۰۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر کے لائق ہے خدا عز وجل
جسنے خوبی مین کیا اپنے نبی کو اکمل

اوس نبی پر ہو صلوۃ اور جو مین اوسکے آل
ہین وہ مانند ستون جو ہے شریعت کا محل

بعد ازان مومنو تم حکم خدا دل سے سنو
ورنہ جاوگے محمد کے طریقہ سے بچل

جو کہ قایم نہ محمد کے طریقہ پہ ہو
روبرو شرع کے ایمان گیا اوسکا نکل

وعظ قرآن نہ سنے حاج انا سلام ہو وہ
پال اونکے اولاد کے بندے ہوئی اور روکے ضرور
مسئلہ دین نہ سیکھو اور نہ کچھ علم پڑھو
پیر شہوت کرو میل ملاقات کو چھوڑ
بیوقوفی ہین رہو جہل سے وزرات پیدا
گر یہ مل جاوین تو مغرور حماقت سے ہو
تم ہو فرعون سے بڑی اوسنے تو دنیا کیلئے
تمکو دنیا نہ ملی اور نہ ملا دین افسوس
ایسا حضرت نے کہا ایک زمانہ آوے
ہمتین اونکی یہ ہون کہاوینگے مال حرام
قبلہ اور کعبہ جدہر رہتے ہین رخ کرکے نماز
دین اونکا ہو روپئے پیسے درم دامون کا
پیٹ اونکا نہ بھرے تہوڑا سا گر مال ملے
قرض کو لیونگے اور بیاج مین دینگے تمام
باتون جو ہین گرفتار ہوے کا مو نہین
عالمونسے وہ بھگین بات خدا کی نہ سنین
گر او نہین کوئی سمجہا دے کوئی دین کی بات

علم کو جو نہ پڑہی وہ حقیقت مین جہل
دین کو بیچ دیا تمنے تو دنیا کے بدل
اور نہ توحید پہ قایم ہو نہ سنت پہ عمل
بات سیدہی جو کہے اوس سے کرو جنگ و جدل
ایک سلفے کی عوض جاتے ہوا یمان بجل
روئی اسبا مکان اور سواری کو بہل
اپنے ایمان کو کہویا تھا جو تہا اہل دول
دین و دنیا سے گئے یہان وہان ہو گئے کل
اوس مین ایمان نہ مطلق ہو مگر نام کا حل
جیسے مردار کو گدہ ٹوٹ کے جاتی ہین نکل
جو رہین ہو ونگی جانین اونھین ایمان کا پہل
جسکے یہ پاس ہے سن دیندار ہے ورنہ جاہل
عیب اونکو نہ ہو گر خوب ملے دل کے دل
بہتری آمین وہ سمجہین نہ جانین مختل
مثل نگردن کے نہ سمجہینگے کسی بات کا بل
گر یہ تفصیل ہدایت ہو و یا ہو مجمل
تب تو سمجہینگے اوسی پہ نہ کرین اوسپہ عمل

اچھی پوشاک سی پہچانینگے علما کے تئین
اونکو سمجھینگے رذالہ ہو نہ علما مین گنین
مذہبی بات نہ لگ رہ سُنے دل سے کبھی
گانا باجو دل سے سنین اوسپہ کرین لکو فدا
دیکھین مذہبی کو تو ہو جاتین سبا اوسکی غلام
بندگی حق نہ کرین ایک گہڑی دل کو لگا
جبکہ آوے یہ زمانہ تو گرفتار ہر ایک
ایک کردار بری ہو نیسے ذلت مین ہین
تیسرے حسرت و حرمان سے بے ایمان مین
کہنی تشریح سی یہ لنک ہوے ہین اور یہ حدیث
بہائیو سو نجو زمانہ یہ تمہارا ہے وہی
اسکی تفصیل سنو مجھسے ذرا کان لگا
پڑہتے ہو روز نماز ونکو مساجد مین آ
عورتین خصم تمہاری ہین تم اونکے ہو غلام
رو ہوین دین کو سمجھو ہو ہمارا ہی یہ دین
علم سے دین کی اقامت و حصول دولت
مال گذران کے لائق جو کما لو تو بھی

پہرجی او سکو کہین پہنے جو خاصہ ململ
جسکی پوشاک پھٹی یا ہو پرانا کمبل
راگ باجو کو سنین گرنہ سنین ہون بیکل
جان کہو دین جو سنین طبلہ سرنگی ڈہل
مثل پہروں کی نہین دین کو ڈالینگے کہندل
ایک رمضان مین کرین روزہ تم ہی تکرو دغل
ہو وینگے تین بلا دین مین جو ہینگے اکل
دوسرے رزق سے برکت بہی جاویگی نکل
شیخ و سید ہون وہی یا ہو دہقان یا کہ مغل
ہر روایت مین صحیح اسمین نہین ردّ و بدل
سب یہ باتین ہین تمہاری مین کرو گرا ٹکل
سنکے قایم ہو تو جنت مین ملین تمکو محل
لیک کرتے ہو سدا شرک و خرافات شغل
اونکے کہنے سی کرو کفر کے سب کام اجہل
علم دین بہولگئے ڈہونڈو ہو پیسہ کو نکل
جہل سے دین کی خرابی ہو رہ خوار وخجل
پیٹ بھرتا ہی نہین چاہو ہو گونا مخمل

اگر انکے مال بہت ہو کبھی نہو صبر کبھی
بیاہ پر قرض کو خرچ کرو بیہودہ
اگر سنو تو اوسے دل مین نہ بٹھاؤ ہرگز
اپنے چھپے کپڑے کی سبب جانو ہوا اچھا ہی یہ
راگ کو دلسے سنو اوسکی کرو تعریفین
آگے مسجد مین نمازین پڑہو دل سے کبھی
جب یہ سب باتین ہین موجود تو وہ تین بلا
دوسرے رزق مین برکت نرہی ہی صلا
اسلئے عرض یہ ہی تمسے سنو اسکو ذرا
اونکی تجویز سنو شرک کو دو دلسی نکال
اوسکے دروازہ کی محتاج ہکاری ہین سبہی
حکم بن اوسکے نہین تاب ہلے ایک پتا
جسکو سکھ اوسنے دیا اوسکو نہ دکھ دی کوئی
عرش سی تا بہ زمین جمع ہو ساری خلقت
جتنین لکھی اون سے وہ لکھی جو کسی شے کو اگر
اسطرح سے رکہو تم اپنے عقیدہ کو سدا
بدعتین چھوڑو کہ بدعت ہی بڑی گمراہی

ایک دمڑی کیلئے جاتے ہو ایمان بھی سل
بہاگو علما سے ہو سنتے نہ نصیحت ایک پل
گر بٹھاؤ نہ کرو لیک کبھی اوسپہ عمل
میلے کپڑونکے سبب جانو زوال اجل
ناچ مین واہ واہ کرکے مچاؤ کہلبل
ایک رمضان مین بیکل پڑہو سے کے کسل
آگئین ایک تو عصیان سے ذلت کا عمل
تیسری موت کی دم جاوگی ایمان سے نکل
اپنے ایمان کو مضبوط بناؤ اول
جانین اپنی کہو حق سی جو ہی عز و جل
انبیا اولیا شہدا و مسلمان و مضل
دکھ و سکھ دیوے وہی ہے وہ خداوند اجل
جسکو دکھ دیوے وہ سکھ کون اوسے دی اک پل
ایک ہی نہ بناوین جو کرین لاکھ اٹکل
اوس سے چھڑوا نہ سکین گرچہ کرین سکھ و بل
یہ عقیدہ ہی صحابونکا جو تھے یہان افضل
بدعتی جاوینگی دوزخ مین سبہی ہاتہ کو مل

۵۶ شرع مین بانی جو ہو وہی ہو بدعت
۵۷ پڑہو ثنا اونہ سدا بیٹھہ کے گیدڑ کی مثال
۵۸ ذکر اللہ کا کرو تمسے اگر ہو ورنہ
۵۹ آکے مسجد مین جماعت کو کرو تم قایم
۶۰ ہاتھہ کانون پہ اوٹھاؤ تو یہ سمجھو دل مین
۶۱ پھر تو الحمد پڑھو سونچ معانی کو تمام
۶۲ پھر تو سجدہ مین گرو اور کرو دو سجدے
۶۳ جھکے سجدہ مین یہ سمجھو کہ ہوئی خاک سے ہم
۶۴ اس صفت ساتھہ پڑھو گے جو نمازونکو سدا
۶۵ ہوویگا دن جو قیامت کا برس ساٹھہ ہزار
۶۶ ایک دن مرنا ہی دنیا مین جیو گے کب تک
۶۷ لذت فانی مین دل اپنا رجھاؤ کب تک
۶۸ پھر جو پچھتاؤ گے کیا فائدہ پچھتانے مین
۶۹ سب پیمبر و ولی حاکم و خادم و فقیر
۷۰ جتنے ہوتی تھی کرامات جنہین ہے ہر روز
۷۱ ہاتھی گھوڑی تھی بہت جنکی ہزارون نوکر
۷۲ سیکڑون رہنے کو خوبے مکانات بلند

اسطرح کہہ گئے ہین عالم و فاضل اکمل
ورنہ ہو جاؤ گے ڈنگرونکی طرح بلکہ اضل
منہہ خاموش نہ رہجا یہ بکو بات زٹل
سب نمازونکو پڑھو ہوکے حقیر اور اقل
دو جہان چھوڑ طرف حق کے ہوے مستقبل
پھر رکوع بیچ جھکو اپنے تئین کر ارذل
آگے اللہ جل کے اس سر کو رکھو خاک پہ ل
دوسرے بیچ گنو خاک مین مل جاوینگے کل
ہونگے مقبول یہان مین آویگا خلل
بھول کیونکر کہ گئی وہان پہ نہایت ہی ذلل
گر جئے ساٹھہ برس یا کہ دو دن یا کہ دو پل
ایکدن جاویگی جان سب کی بدن مین سے نکل
اب جو کرنا ہی کرو ورنہ پڑین وہان ہو سل
نوجوان عاشق و معشوق گئے خاک مین گل
جیسون مردہ جلاتی تھی کرامات کے بل
اردلی مین بھی رہا کرتی سوار اور پیدل
خوش محل نو محل خاص محل عام محل

نعمتین سیکڑون کہاتی تھی حکومت کرتے ہوئے
جاگیری مین جنھین فرصت نہ گھڑی کی ملتی
جنکو ملتا نہ تھا ٹکڑا نہ گزی کا کپڑا
اور عاشق جو تھے مجنون سے ہزارون شیدا
نازنین جو تھے اونہونکی قد رعنا کی ادا
اور وہ خوشبو کی مہک اور وہ جلوہ کی چمک
سرمگین آنکھین غضب ناز تھا جنون مین بھرا
اونکے مکھڑی کی جھلک سے چمنستان تاراج
۹۱ اور بدُ دل بہت کانپنے لگڑی کو لیے
۹۲ تندرست ایسے بہت تھے کہ نہ بیمار ہوئے
۹۳ ایسے بیمار بھی تھے سیکڑون بیماری مین
۹۴ چلنے پھرنے سے تھے معذور نہ ہلتی تھی ذرا
۹۵ تھے سب ایسی زمین پر جو ہوئے ناپیدا
مرگئے سب ہوئے معطل گور مین پڑی رہی
۹۷ جانتا اونکو نہین کوئی کہ کب تھی کیا تھے
۹۸ بعد ازان ول سے سنو بات ہی عبرت سے بہری
۹۹ ایک جنگل ہی بڑا اوس مین کنوان ہی گہرا

مسندین زرکی لگا فرش بچھا کر مخمل
رہتی خدمت مین تھی گہوڑون کو بکڑے کوتل
مارے فاقون کے وہ جاتے تھی مصیبت مین نکل
اپنے محبوب کے ہجرت مین تھی ہر دم بیکل
جان لیتے تھے دکہا اپنا چھبیلا انچل
حور و غلمان کو کہان تاب جو ہون اونکی بغل
ڈالتے تھی دل عشاق کو بیڑون مین کل
اونکی بولی سے تھی بربادی حالت کو بل
بہرے گونگی تھی بہت اور بہت تھے اعل
بہوڑا پھنسی نہ ہوئے اور نہ نکلا دنبل
ایک لقمہ جو کہلاوے کوئی دیتی تھی اگل
ہاتھ سر مونہہ زبان انگلیان اور پاون تھی شل
نام اونکا نہ رہا اور نہ نشان اور نہ محل
خاک اونکی کا جڑ ہی روز فلک پر کہنکل
اسطرح تم بھی ملو خاک مین جب آوی اجل
ایک فاضل نے ہی دنیا کی لکھی خوب مثل
آدمی ایک بیابان سیر کرے تھا پیدل

ناگہان تیر ببر و نمانیہ نمودار ہوا — خوف سے بہاگا وہین تجہہ لگا تیر اجل
سلطنے اوسکے کنوان آیا تو بچنے کے لئے — جا پڑا اوس مین اس آفت کو سمجہہ اپنی اٹل
دو جڑین یا وسمین تہین اونکو وہ پکڑ کر لٹکا — پہر لگا دیکہنے اوپر تو وہی شیر اجل
ہے کناری پہ کہڑا تاک مین اوسکے ہی لگا — نیچے دیکہے تو پڑا سانپ ہی ایک بد شکل
موہنہ کو پہیلائے ہوی ہی کہ اسے کہا جاون — زہر ہی موہنہ سے رواں جیسے ہو موری سے وحل
اٹہی پاون مین جو دیکہا تو پڑی چار ہین سانپ — دونو تلوون مین ہین بیٹہے وہ لگا کے دل
جس جڑون مین وہ لٹکتا تہا اونہین دیکہا تو — کاٹتے دونو جڑون کو ہین وہ چوہی ہر پل
ایک کالا ہی بہت دوسرا ہی اونکا سفید — ان بلاون مین چلی جانے لگی جان نکل
پہر نگہ غور سے رشیون پہ لگائی اوسنے — تب ہی ڈال اوسکو نظر آیا ہی اوس مین عسل
شوق کہانیکا کیا بوند گری شہد کی ایک — اوسکے موہنہ مین تو لیا اوسنے اوسیوقت نگل
اسکا کچہ ایسا مزہ دل مین سمایا اسکے — کہاتی ہی بہول گیا سارا جو تہا خوف و خلل
بات ہی پند و نصیحت کی سما کی مثال — کہولدی گرچہ وہ تہی عقدہ لاینحل
اسکو اب اسطرح سمجہو کہ کنوان ہی دنیا — شیر ہی موت جو پیچہے ہی لگی سب کے سچل
وہ جڑین عمر مین جنکا ہی ادسی انسان — سانپ جو تہ مین وہ ہی قبر بہار خوف و جل
چار جو سانپ ہین وہ آگ ہوا پانی خاک — ان ہی چار و سے بنی آدمیونکی ہیکل
وہ جو چوہی جو ہین ایک سات ہی اور رات ان — جیسے گذرا ہی عمر بہی ہو تنا کی اقل
ان بلاؤن مین پہنسا آدمی گر غور کرے — کیونکہ سودی ہی یہان کس طرح کہا دا نجل

۱۰۹ ہے وہ دنیا کا مزا شہد کا دیکھا جو مجال — بوند یک کھاتی ہے لذت مین گرا ایسا بل
غرق ہو لذت دنیا مین گیا بہول سبھی — ساری آفت کو گیا گرمی لذت مین نگل
بخنا زمین سکر دن دشمن ہین تمہارو سمجھے — بیوی اولاد مکان مال کثم طول امل
۱۱۰ دشمن دین ہین یہ ضد جہل ہے جب تسے — عشق مین انکی چلی جاتی ہے ایمان کی جل
۱۱۱ بی بی کہتی ہے اگر دین رہی جاوے — سیری کہنے کو کرو ورنہ مین جاؤنگی نکل
۱۱۲ گر مجھے خوش نہ رکھی سوؤن نہ تجھ ساتھ کبھی — جاوگی باپ کے گھر خالی رہے تیری بغل
۱۱۳ جو مرا جاسکا دل ویسا ہی کہل کر کھیلون — کہتی ہے صاف کوئی کہو ہے مہمل
۱۱۴ جیسا وہ حکم کرے ویسا ہی لاتی مین بجا — پر نہ کام آوےگی محشر مین تمہارا ایک پل
۱۱۵ حال اولاد سنو جو اونھین آجاوے بچا — پھر تو شدت کو لگو بوجنے جا کر استہل
۱۱۶ وہ جو کچھ کفر کی باتین کہو اوسکو کرو — بیسیون شرک لگا تو ہو برہمن کی مثل
۱۱۷ سیتلا نکلے تو مندر مین کرو سر کے کام — بو جا اور پاٹ بہوڑا کرو گا کر سنگل
۱۱۸ ہونا وہ ہے جو لکھا اوس نے سر اللہ دیہی — ایک ایمان کو کھوتے ہین یہ بابا اجہل
۱۱۹ حشر مین کام نہ آوےگی تمہاری اولاد — بلکہ دنیا مین جوان ہو تمھین جانین حنظل
۱۲۰ اور مکانونکا سنو حال بناتی ہو بڑے — بیٹھو ہو جا وس ہین اکڑ جیسے ہو نمرود ماحل
۱۲۱ اور تکبر یہ کرو میرا مکان سب مین بڑا — ایک پرنا لے یہ اٹتے ہو لڑ ہو جون آنکل
۱۲۲ یاد یہ بات رکھو جس گھڑی مر جاوگے — پھر نہ کام آوےگی تو ہرہ نہ پرستہ اور نہ محل
۱۲۳ نال پر پہنچے ہو ایسے کہ نہ بھولا قارون — قبر مین سر یہ دہرا جاوگا ایک ہے جبل

۱۲۴ کام آوے نہ قیامت میں ہو کا سانپ — زور سے جیسے کہ بچھے ہے دبا زیر بغل

۱۲۵ حال کنبے کا سنو جن پہ اکڑتے ہو بہان — کہتے ہو بھائی ہمارے ہیں جوانمرد کنول

۱۲۶ یہ مرا بھائی چچا تایا بھتیجا خالو — انکے ہونے سے مرا رعب ہوا تا بزحل

۱۲۷ گر میں جھگڑا جو کرونگا تو یہ ہونگے موجود — دیکھ کر سیر کی تم کو سبھی جاوینگے دہل

۱۲۸ آگے سے بکتے ہو بہت اپنی عزیزی میں سدا — لیکن یہ بات مری غور کرو ہو اعدل

۱۲۹ کام آویگا نہ یک جبکہ تری لاش کو بے — سب جنازہ پہ وہیں دیکے کفن بعد غسل

۱۳۰ اور لیجا کے گڑہا کہو دبا دینگے تجھے — پھر وہان کام نہ یک آوے بجز نیک عمل

۱۳۱ حرص کا حال سنو کہتا ہے ہر یک تم مین — مال کو جلکے کماؤن کہ بنون اہل دول

۱۳۲ اور حویلی کو بناؤن کہ بہت ہو اونچی — اسمین ہین تخت بچھے بیٹھین سبھی خان مغل

۱۳۳ اور بیلون کو خریدون کہ زمیندار بنون — فصل میں اپنی زمین بیچ چلاؤن ہل

۱۳۴ شادی بیٹی کی کرون اور کرون شکرانہ — ناچ ہو رنگ ہو مہتاب اثار اور گہل

۱۳۵ بھول جاوینگے سبھی ایک نہ بن آویگی — جبکہ دیکھیگا کہ آئی ہے سری آج اجل

۱۳۶ تھا جو سب میں یہ غفلت میں پھنسانے والے — حرص میں غرق نہو جا ہو جو فردوس کے محل

۱۳۷ مرد حق وہ ہیں جہان میں جو نہیں غافل مطلق — ورنہ عشق الکا ہے تو دین ہو مستاصل

۱۳۸ تلخ سمجھو ہو نصیحت کو ولی فائدہ مند — عبدالرحمن کلیانی کی ہیں ناقل و دل

۱۳۹ رشوت کردار سا حاکم جو تدارک چاہے — مارے ورثون کے تشدد سے اوڑائی بکل

۱۴۰ جب سے حد شرع کی قایم نہ رہی ہے افسوس — اسلئے سب کی مسلمانی میں آتا ہے خلل

۱۲۱ پوچھے مجھسے مسائل کو جو کار آمد ہون
جاننے والا ہون کہ مین نکالیا نہ سے نکل

۱۲۲ پہر نہ معلوم کہ کب گانون ہین والپس آ دین
آپ مجھکو زیست کا ہی کسکو بہروسا اکل

۱۲۳ گرچہ آوینگے سدا گاؤن مین عالم و فقیہ
پہر نہ کہویگا کوئی صاف رہوگے جہل

۱۲۴ ایک نصیحت ہی کفایت ہی سمجھنے والو نکو
فائدہ کچھہ نہ کسی گدہی کو جو کہون لاکہ مثل

۱۲۵ چند باتین یہ کہین مینے سمجھہ کے لائق
مین نہ فاسق جو کہون جہوٹے قصیدے و غزل

۱۲۶ نام اس میرے رسالہ کا ہی سرکوب سنو
پہوڑتا سر ہی یہ بدعت کا دی سنت کا تبل

۱۲۷ یا الٰہی تو شریعت پہ محمد کی رکھہ
دین دارون کو جو ایمان مین ہوا و نکا دخل

۱۲۸ جو کوئی اسکو سنے مجھکو دعا خیر کرے
ہون مین محتاج حقیر اور نہایت ارذل

۱۲۹ مولوی مین نہین ملّان نہ فقیہ و نہ فقیر
ناصح ہون تمہین سے کہو جین جو مقابر و جبل

۱۳۰ ختم سب نام محمدؐ پہ ہوئے یہ اشعار
جو ہے سردار دو عالم کا وہ ختم مرسل

خاتمۃ الطبع خدا کا ہزار ہزار شکر کہ رسالہ سرکوب بدعت من تالیفات جناب مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس و جج ریاست اودیپور حسب فرمائش مخدومی مولوی محمد نبی خانصاحب ... اگست [illegible]ء یکبار زیب ذینت باہتمام محمد امجد علی چہاپا گیا۔

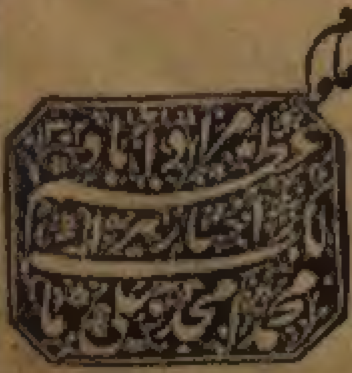

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چہپی ہوئی مطبع مطلع العلوم مرادآباد کی ہی مہر اور دستخط مالک کے آخر مین ثبت کیے۔

العبد
محمد امجد علی مالک مطبع بقلم خود